وَاعۡظِ الۡجُرۡمَ
بدکاری کی سزا
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی مدظلہ
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

بدکاری کی سزا

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

بدکاری کی سزا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

بدکاری کی حرمت

برادرانِ اسلام! ایک مسلمان کے لیے عِفّت وعِصمت (یعنی پاکدامنی وپارسائی) اس کی بڑی قیمتی مَتاع ہے، اس کی حفاظت ہر چیز پر مقدّم ہے، غالبًا یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام فحاشی وبے حیائی، مرد وزَن کی مخلوط مجالس، اور بے پردگی جیسے اُن تمام محرّکات واَسباب سے بچنے کا حکم دیتا ہے، جو بعد میں بدکاری جیسے گناہِ کبیرہ کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسلامی مُعاشرے میں بدکاری ایک انتہائی گھناؤنا جرم اور بدترین گناہ ہے، قرآن وحدیث میں متعدّد مقامات پر اس کی مُمانعت آئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾[1] "بدکاری کے پاس مت جاؤ! یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے"۔

جو لوگ فَحاشی، بے حیائی اور بدکاری جیسے رَذِیل کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں، قرآنِ پاک میں انہیں شیطان کا پیروکار قرار دیا گیا ہے، اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾[2] "اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر مت چلو، اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بُری ہی بات بتائے گا"۔

اپنے بُرے کاموں سے فَحاشی و بے حیائی اور بدکاری کو عام کرنے والوں کے لیے، دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے، وہ دنیا میں بھی ذلیل ورُسوا ہوں گے، اور آخرت میں بھی جہنّم ان کا مقدّر ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[3] "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، اُن کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے!"۔

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٢.

(٢) پ١٨، النور: ٢١.

(٣) پ١٨، النور: ١٩.

بدکاری سے بچنے کی فضیلت

عزیزانِ محترم! احادیثِ مبارکہ میں بدکاری سے بچنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، جو شخص اپنے آپ کو بدکاری سے محفوظ رکھتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کے لیے جنّت کی بِشارت ہے، حدیثِ پاک میں فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ!»[1] "جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان)، اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت پر ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر نوجوانوں کو مخاطَب کرتے ہوئے سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، لَا تَزْنُوا، أَلَا مَنْ حَفِظَ اللهُ لَهُ فَرْجَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ!»[2] "اے جوانانِ قریش! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زِنا مت کرو! اللہ تعالی جس کی شرمگاہ کو گناہ سے بچالے، وہ جنّت میں داخل ہوگا!"۔

پاکدامنی وپارسائی اختیار کرنے والی عورتوں کے لیے بھی جنّت کی بِشارت ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد

---

(١) "صحيح البخاري" باب حفظ اللسان، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

(٢) "شعب الإيمان" ٣٧- باب في تحريم ...إلخ، ر: ٥٣٦٩، ٤/ ١٨٨٥.

فرمایا: «إِذَا صَلَّتِ المَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دخلتْ منْ أيِّ أبوابِ الجنّةِ شاءتْ!»[1] "عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، پارسائی اختیار کرے، اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرے، تو جنّت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو!"۔

بدکاری کی مذمت

حضراتِ ذی وقار! احادیثِ مبارکہ میں جہاں بدکاری سے بچنے کے فضائل بیان ہوئے ہیں، وہیں اس کا ارتکاب کرنے والوں کی بڑی مذمت بھی بیان کی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبئ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ!»[2] "زانی جس وقت زِنا کرتا ہے، مؤمن نہیں رہتا!"۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ، خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ، كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ»[3] "جب آدمی زِنا کرتا ہے تو اُس سے

---

(١) "صحيح ابن حِبّان" باب معاشرة الزوجين، ر: ٤١٥١، صـ٧١٨.

(٢) "صحيح البُخاري" كتابُ الحدودِ، ر: ٦٧٨٢، صـ١١٦٩.

(٣) "سنن أبي داود" كتاب السنّة، ر: ٤٦٩٠، صـ٦٦٢.

ایمان کا نُور نکل کر اس پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے، جب اس فعل (بد) سے جدا ہوتا ہے، تو اُس کی طرف ایمان لَوٹ آتا ہے"۔

بدکاری کے بارے میں وعیدیں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! نبئ اکرم ﷺ نے بدکاری کی صرف مذمت ہی نہیں فرمائی، بلکہ اس شنیع اور فعلِ بد کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے سخت وعیدیں بھی بیان فرمائی ہیں۔

بدکاری کرنا گویا عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ الله!»[1] "جب کسی بستی میں زِنا اور سُود عام ہو جائے، تو اُس بستی والوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیا!"۔

بدکاری کرنے والی عورت نہ صرف رحمتِ الٰہی سے محروم رہے گی، بلکہ جنّت میں بھی داخل نہ ہو سکے گی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ اکرم ﷺ نے فرمایا: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ الله فِي شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا الله جَنَّتَهُ»[2] "جو عورت کسی قوم

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب البيوع، ر: ٢٢٦١، ٣/ ٨٥٥.

(٢) "سنن أبي داود" باب التغليظ في الانتفاء، ر: ٢٢٦٣، صـ٣٢٨.

میں اُسے داخل کردے جو اُس قوم سے نہ ہو (یعنی اُس عورت نے بدکاری کی، جس کے نتیجے میں اُس کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اور اُس نے زانی کے بجائے اُسے اپنے شوہر یا کسی اور سے منسوب کردیا) تو رحمتِ الٰہی میں اُس کا کوئی حصہ نہیں، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں داخل فرمائے گا!"۔

بدکاری کی سزا

حضراتِ گرامی قدر! ایسے کام جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے مُمانعت فرمائی ہو، اُن کا ارتکاب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے، لیکن اللہ جَلّ جَلالُہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، قتلِ ناحق کرنا، اور بدکاری ایسے گناہ ہیں، جو اس کے غضب کو اُبھارتے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا﴾[1] "اللہ کے بندے وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے، اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کیا، اور زِنا نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا، قیامت کے دن اُس پر عذاب بڑھایا جائے گا، اور ہمیشہ ذِلّت کے ساتھ اس میں رہے گا!"۔

---

(۱) پ۱۹، الفرقان: ۶۸، ۶۹.

میرے محترم بھائیو! بدکاری اس قدر شدید اور قبیح (بُرا) گناہ ہے، کہ اس کی سزا بھی خود اللہ رب العالمین نے متعیّن فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[1] "عورت زانیہ اور مرد زانی، ان میں سے ہر ایک کو سو۱۰۰ کوڑے مارو، اور اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، تو اللہ کے دین میں تمہیں اُن پر ترس نہ آئے! اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! بدکاری کی سزا کو شرعی اصطلاح میں "حدِّ زِنا" کہتے ہیں، حد کا مقصد اور اس کے بعض شرعی مسائل بیان کرتے ہوئے، صدر الشریعہ علّامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ "حد ایک قسم کی سزا ہے، جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرّر ہے، کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی، اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام (یعنی بدکاری وغیرہ) سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے، اور جس پر حد قائم کی گئی، وہ جب تک توبہ نہ کرے، محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ حد قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے، یعنی باپ اپنے بیٹے پر، یا آقا اپنے غلام پر حد قائم نہیں کرسکتا۔ اور (حد لگانے کے لیے) شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو، اُس کی عقل درست اور بدن سلامت ہو، لہٰذا پاگل، نشہ والے، مریض اور ضعیف الخلقت

---

(۱) پ۱۸، النور: ۲.

(پیدائشی کمزور) پر حد قائم نہیں کریں گے، بلکہ پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے، اور بیمار جب تندرست ہو جائے، (تواُن پر)اُس وقت حد قائم کریں گے"[۱]۔

یورپی ممالک میں جنسی تشدّد کے بڑھتے ہوئے واقعات

حضراتِ گرامی قدر! دنیا بھر میں ہر سال گیارہ ۱۱ اکتوبر کو انٹرنیشنل گرلز ڈے (International Girls Day) کے طور پر منایا جاتا ہے، جس میں اُن پر ہونے والے ظلم وستم اور جنسی تشدّد وزیادتی کے واقعات کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔ اقوامِ متحدہ اور یورپی ممالک اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں، الیکٹرانک (Electronic) اور پرنٹ میڈیا (Print Media) بھی سارادن اس سلسلے میں شُعور اور آگاہی دیتا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے، لیکن اس تمام صورتحال میں افسوسناک پہلو یہ ہے، کہ ملکی وغیر ملکی دَجّالی میڈیا کا سارا فوکس (Focus) اسلامی اور ترقی پذیر ممالک پر ہوتا ہے، وہ اس دن کا فائدہ اٹھاکر مسلم ممالک میں ہونے والے، اِکّادُکّا ناخوشگوار واقعات کے بارے میں، ایسی لابنگ (Lobbing) کرتے ہیں کہ محسوس ہونے لگتا ہے، جیسے ان ممالک میں انسانوں کے بجائے بھیڑیے اور جنسی درندے بستے ہوں!! حالانکہ واقعۃً صورتحال اس سے مختلف ہوتی ہے، اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو عورتوں کا اس قدر احترام کرتا ہے، کہ دنیا کے کسی دوسرے آفاقی وغیر آفاقی مذہب یامُعاشرے میں اس کی مثال نہیں ملتی!۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" حدود کا بیان، حصّہ نہم ۹، ۲/۳۶۹، ۳۷۰۔

میرے محترم بھائیو! اَخلاقی اَقدار کے نام نہاد علمبرداروں کے بے بنیاد دعوؤں کے پیشِ نظر، ہم نے مُناسب جانا کہ اس سلسلے میں ایک طائرانہ نظر یورپی ممالک پر بھی ڈال لی جائے، کہ جنسی اعتبار سے حوّا کی بیٹی وہاں کتنی محفوظ ہے؟! اس بارے میں جب ہم نے انٹر نیشنل رپورٹس (International Reports) کو کھنگالنا شروع کیا، تو حیران کن اور چونکا دینے والے اَعداد و شمار سامنے آئے:

ترکی (Turkey) کی قومی اسمبلی کے "عورت مرد مُساوی مَواقع کمیشن" کی رپورٹ کے مطابق "یورپی یونین ممالک میں ۱۵سال سے بڑی، ہر تین ۳عورتوں میں سے ایک عورت، مَردوں کے ہاتھوں جسمانی یا جنسی تشدُد کا سامنا کر رہی ہے"[1]۔

اسی طرح معروف ویب سائٹ "انڈیپینڈنٹ اردو" (Independent Urdu) کے مطابق "ہنگری (Hungary) کی یونیورسٹیز کے دو ہزار طلبہ وطالبات سے کیے گئے انٹرویوز (Interviews) اور سوال ناموں کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں، کہ وہاں ۳۳فیصد طالبات کو جنسی ہراسانی کا سامنا، اور ۱۶فیصد طالبات کو جنسی تشدّد کا نشانہ بننا پڑا۔

یہی صورتِ حال رومانیہ (Romania)، جرمنی (Germany)، پولینڈ (Poland)، ڈنمارک (Denmark) کی ہے۔ جرمنی (Germany) میں خواتین پر جنسی تشدّد اور ہراسانی (Harassment) کی شرح ۵۸ فیصد ہے، جبکہ پولینڈ (Poland) میں ایک تحقیقی جائزہ میں حصہ لینے والی ۴۵۱ خواتین میں سے ۸۸ فیصد،

---

(1) "یورپ دنیا میں عورت پر مظالم میں بھی سب سے آگے" آواز، ۲۳ جنوری ۲۰۲۰ء۔

پندرہ ۱۵ سال کی عمر کے بعد کسی نہ کسی شکل میں جنسی ہراسانی (Sexual Harassment) اور تشدّد کا شکار رہیں۔ ہالینڈ (Netherlands) میں ہراسانی کے حوالہ سے گیارہ سو خواتین سے جمع کردہ معلومات کے مطابق، وہاں دن کی روشنی میں گلیوں اور بازاروں میں ۹۴فیصد خواتین، ہراسانی (Harassment) کا شکار ہوئیں"[1]۔

عزیزانِ مَن! ہم اس بات کے دعویدار ہرگز نہیں، کہ مسلم مُعاشرے میں عورتوں کے ساتھ جنسی تشدّد یا ظلم وستم کے واقعات رُونما نہیں ہوتے! البتہ اتنا ضرور کہیں گے کہ مسلم ممالک میں ایسے واقعات کی شرح یورپ کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے، تو پھر یہ کہاں کا انصاف ہے، کہ سارے کا سارا اِلزام دینِ اسلام، اور مسلمانوں کے سر پر تھوپ دیا جائے؟!۔

بدکاری سے بچنے کے طریقے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! عورت مشرق میں ہو یا مغرب میں، مسلمان ہو یا غیر مسلم، یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اُسے مُعاشرے کی طرف سے ظلم وستم، مار پیٹ، اور جنسی تشدّد کا سامنا ہے، وہ مکمل طور پر کہیں بھی محفوظ نہیں، آوارہ اور بدقماش نوجوان عورتوں کا پیچھا کرتے، اور اُن پر آوازیں کَستے ہیں، انہیں دیکھ کر لُچے لفنگے لوفر لوگ، سیٹیاں بجاتے ہیں، کوئی لڑکی کہیں تنہا نظر آجائے، تو اُسے گھیر کر

---

(۱) "واعظ الجمعہ" ۳ جولائی ۲۰۲۰ء: اسلام اور یورپ کے تناظر میں عورت کی آزادی، ص ۷۔

ہراساں کرتے ہیں، گذشتہ دنوں مینارِ پاکستان لاہور میں ہونے والا ایک دلخراش واقعہ، اس کی تازہ ترین مثال ہے!۔

برادرانِ اسلام! یہ روِیہ ایک مسلمان کو ہرگز زَیب نہیں دیتا، ہمیں یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیے، کہ شریعتِ اسلامیہ میں بدکاری بہت بڑا گناہ اور ناقابلِ مُعافی جرم ہے، اس فعلِ بد کا ارتکاب کرنے والے کے لیے، دنیا وآخرت میں ذِلّت ورُسوائی اور سزا وعذاب کی بِشارت ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ بدکاری جیسے شنیع فعل سے بچنے کے لیے، زُہد وتقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں، نماز کی پابندی کریں، نفلی روزوں کی کثرت کریں، حرام دیکھنے سننے سے بچیں، اپنے گناہوں پر نَدامت وپشیمانی کا اِظہار کریں، نیک اَعمال بجالائیں، اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، اور بارگاہِ الٰہی میں سچے دل سے توبہ کریں، کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾[1] "مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے، تو اللہ تعالی اُن کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے!"۔

پردہ اور حجاب

اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیے کہ بے پردہ نہ گھومیں، چُست لباس ہرگز نہ پہنیں، مرد وزَن کی مخلوط مجالس ومحافل میں شرکت نہ کریں، اسکول، کالج، یونیورسٹی

---

(۱) پ۱۹، الفرقان: ۷۰.

اور آفس وغیرہ میں غیر محرموں کے ساتھ نشست وبرخاست اور بے تکلف گفتگو نہ کریں، ہر جگہ شرعی پردے کا اہتمام کریں۔

نیز مرد حضرات بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، سب عورتوں کی اپنی ماؤوں بہنوں کی طرح عزّت کریں، تو کافی حد تک بدکاری کے اسباب پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

علاوہ ازیں فحاشی وعُریانیت پر مبنی فلمیں ڈرامے اور سوشل میڈیا(social media) کے ذریعے دیکھی جانے والی گندی فلمیں بھی، بدکاری پھیلانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں، اگر حکومت ایسی فلموں، ڈراموں اور پروگراموں پر پابندی عائد کر دے، تو بدکاری جیسے گناہِ کبیرہ اور مُعاشرتی برائی کو مزید پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قول وعمل کی پارسائی اور پاکدامنی عطا فرما، ہمیں فَحاشی اور بے حیائی سے بچا، بدکاری جیسے گناہ سے محفوظ فرما، ہمیں ظاہری وباطنی طہارت اور پاکیزگی عطا فرما، نیک بننے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کا جذبہ عنایت فرما، ہمارے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما، ہمیں نفسِ اَمّارہ کے شر وفساد سے بچا، اور نفسِ مطمئنہ عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.